حضرتِ طلحہ بن عبیداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضلیت:

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ، جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کی شَفاعت میرے ذِمّہ کرم پر ہو گی۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ علی آلہ، ۱/ ۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۳۶)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں دُرُود	
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں دُرُود	

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

www.dawateislami.net

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نِگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھُورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں

www.dawateislami.net

گا❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج عَشَرۂ مُبَشَّرہ یعنی وہ 10 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جن کو مالکِ جنت و کوثر، شاہِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کی بِشارت ارشاد فرمائی، اُن میں سے ایک جَلِیْلُ الْقَدْر صحابی کی سِیرتِ مُبارَکہ کے چند گوشے بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کی جائے گی۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ دسوں جن کو جنّت کا مُژدہ مِلا

اُس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ص 311)

سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرتِ مُبارَکہ کا ایک واقعہ جو کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبولِ اِسْلام کا سبب بنا، بیان کیا جائے گا۔ اس کے بعد اِن عظیم صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام، نَسَب، کُنیت، اَلْقابات اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ان کے رشتے کا ذکر ہو گا۔ پھر ان کا حُلْیہ، دُنْیا سے بے رَغْبتی، سَخاوت اور چند فَضائل پیش کئے جائیں گے۔ آخر میں ان کے سفر آخرت کا ذِکْرِ خَیْر کرنے کے ساتھ ساتھ ناخُن کاٹنے کے مَدَنی پھول بھی پیش کیے جائیں گے۔ آیئے اوّلاً ایک حکایت سُنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بصرہ کا راہب اور قُرَشی تاجر:

www.dawateislami.net

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِظْہارِ نُبُوَّت سے قبل اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبیلہ بَنُو تَیْم کا ایک تاجِر، تِجارت کی غَرَض سے بصرہ گیا۔ جب بازار پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک راہب اپنے عبادت خانہ (گرجا گھر) میں مَوْجُود لوگوں سے کہہ رہا تھا: سَرزمینِ عرب سے آنے والے ان مُعزَّز تاجِروں سے ذرا یہ تو مَعْلُوم کرو کیا ان میں کوئی حَرَم (یعنی مکہ مُکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) کا رہنے والا بھی ہے؟ تو وہ مُعزَّز قریشی تاجر آگے بڑھ کر بولا: جی ہاں! میں حَرَم کا رہنے والا ہوں۔ راہب کو مَعْلُوم ہوا تو اس نے بڑی بیتابی سے اس قریشی جوان سے پوچھا: "کیا آپ کے ہاں اَحْمد نامی کسی ہستی کا ظُہُور ہوا ہے؟" تاجر نے پوچھا: "یہ کون ہیں؟" تو راہب نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا تعارُف کچھ یُوں کرایا: "یہ حضرتِ عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نُورِ نظر، حضرت عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لَخْتِ جگر ہیں۔ ان کے ظُہُور کا ماہِ مُبارَک یہی ہے، وہ آخری نبی ہیں اور ان کا ظہور سرزمینِ حرم (مکۃُ المکرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) سے ہو گا، پھر وہ اس جگہ ہجرت کریں گے جہاں کی زمین تو پتھریلی اور شورْ زَدہ (نا قابلِ زَراعت) ہو گی، مگر وہاں کھجوروں کے باغات کَثْرت سے ہوں گے، تمہیں تو ان کی بار گاہ میں فوراً حاضر ہونا چاہئے۔"

وہ قریشی تاجِر فرماتے ہیں کہ راہب کی باتیں میرے دل میں گھر کر گئیں اور میں فوراً وہاں سے چل پڑا، یہاں تک کہ مکہ مُکرمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) پہنچ کر ہی دَم لیا۔ مکہ شریف پہنچتے ہی لوگوں سے پوچھا کہ کوئی نئی خبر ہے؟ تو انہوں نے بتایا: ہاں! محمد بن عبدُ اللّٰہ، جنہیں ہم امین کے طور پر جانتے ہیں، اُنہوں نے نُبُوَّت کا دعویٰ کیا ہے اور ابنِ ابی قحافہ (یعنی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ان پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خِدْمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: "کیا آپ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے ہیں؟" اُنہوں نے جواب دیا: "ہاں! اور چلو تم بھی ان کی بار گاہ میں حاضر ہونے میں دیر مت کرو، کیونکہ وہ حق کی دعوت

www.dawateislami.net

دیتے ہیں۔"تاجر کا دِل راہب کی باتوں سے اِسْلام کی طرف مائل ہو چُکا تھا۔عاشقِ اکبر، سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نیکی کی دعوت سے بھرپور باتیں سُن کر مزید مُتأثِر ہوا اور اس نے راہب کی تمام باتیں بھی بتا دیں۔ چُنانچہ، اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے قبیلے کے اس نوجوان تاجر کو لے کر دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بصرہ کے راہب اور عاشقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی باتوں سے مُتأثِر ہونے والا یہ قریشی تاجر آخر کار، سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ بابَرَکت سے وابستہ ہو کر مُسلمان ہو گیا اور جب اس نے آپ کو راہب کی باتیں بتائیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خُوش ہوئے۔

(دلائل النبوة للبیهقی، باب من تقدم اسلامه من الصحابة، ج٢، ص١٦٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریش کا وہ خُوش نصیب تاجر کوئی اور نہیں بلکہ عَشَرۂ مُبَشَّرہ میں سے ایک پیارے صحابی حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ آیئے! حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحْمت کے لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُبارَک زِنْدگی کے گوشوں سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام و نَسَب، کُنیت و لقب:

حضرتِ سیدنا علامہ بدرُ الدِّین عینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح سُنَنِ اَبی داوٗد میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سلسلۂ نَسَب اس طرح ذکر کرتے ہیں: حضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ بن عُثمان قرشی تیمی مدنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت ابُو محمد ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق پَرَسْت سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اَلْفَیَّاض، اَلْجُود اور اَلْخَیْر کے لقب عطا ہوئے۔ چنانچہ، حضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے طَلْحَۃُ الْخَیْر، غزوۂ عشیرہ میں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض اور غزوۂ حُنَیْن میں

www.dawateislami.net

طَلْحَۃُ الْجُوْد کے القابات سے یاد فرمایا۔(المعجم الکبیر، الحدیث:۱۹۷، ج۱، ص۱۱۲)

حضرتِ سیّدُنا امام عَبْدُ الرَّؤف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان القابات سے نوازنے کی وجہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کثرت سے سَخاوت کرنا ہے۔(فیض القدیر، حرف الطاء، تحت الحدیث:۵۲۷۴، ج۴، ص۳۵۷) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مکہ مکرمہ (زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) کے رہنے والے تھے، حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبیلہ بنو تَیم سے تعلق تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی نَسبی تعلُّق ہے، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح آپ کا سلسلۂ نَسب بھی ساتویں پُشت میں (حضرت کعب بن مُرّہ پر) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جاملتا ہے۔(حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ، ص۹، ملخصا)

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے رشتہ:

حضرتِ سیّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندان سے ایک خاص تعلق تھا اور وہ اس طرح کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بہن حضرت سَیِّدَتُنا حمنہ بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے شادی کی تھی اور یہ دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُھوپھی سَیِّدہ اُمَیمہ بنتِ عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی صاحبزادیاں تھیں۔(یُوں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم زُلف بھی تھے۔)(حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عبید اللہ، ص۳۵)

حُلیہ مُبارک:

امام حاکم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرتِ سیّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حُلیہ مُبارک یُوں

www.dawateislami.net

بیان فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رَنگت سُرخی مائل سفید تھی، قَد مُتوَسِّط و درمیانہ تھا، سینہ چوڑا اور شانے کُشادہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی طرف مُڑتے تو پُورے رُخ سے مُتوجِّہ ہوتے، حَسین چہرے پر بڑی خُوبصورت باریک سی ناک تھی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاؤں بڑے تھے اور بڑی تیزی سے چلا کرتے تھے۔ (المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب طلحة بن عبید اللّٰہ، ج٤، ص٤٤٩)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عام طور پر عُصْفُر (زَرْدْرنگ کی ایک بُوٹی جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں) سے رَنگا ہوا لباس زَیبِ تَن فرمایا کرتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٧ طلحة بن عبید اللّٰہ، ج٣، ص١٦٤)

حَضْرتِ سیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوی ہے کہ حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے تمام بیٹوں کے نام اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر رکھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۱۳۲ الزبیر بن عوّام، ج۳، ص۷۴) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں: (1) محمد (2) عمران (3) مُوسیٰ (4) یعقوب (5) اسماعیل (6) اسحاق (7) زَکَرِیّا (8) یُوسُف (9) عیسیٰ (10) یحییٰ (11) صالح رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

اچھے نام رکھنا بچوں کا حق ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارَکہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزیدہ بندوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھنا، صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سُنَّت ہے۔ لٰہذا والدین کو چاہیے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تُحفہ ہے جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب میدانِ حشر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بُلایا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابُو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء (باپ دادا) کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔'' (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج۴، ص ۳۷۴)

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار، گلوکار، فنکار یا (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) غیر مُسلموں کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذِلّت کیا ہوگی کہ مُسلمانوں کی اَوْلاد کو کل میدانِ محشر میں غیر مُسْلموں کے ناموں سے پُکارا جائے۔

عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کے اِنْتخاب کی ذِمّہ داری کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پُھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عُموماً شرعی مَسائل سے ناواقف ہونے کی وَجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے۔ اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَسْمائے مُبارکہ اور صحابۂ کرام و تابعینِ عِظام اور اَوْلیائے کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نام پر نام رکھے جائیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اللہ والوں سے رُوحانی تعلُّق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک ہَستیوں سے مَوسُوم ہونے کی بَرکت سے اس کی زِنْدگی پر مَدَنی اَثرات بھی مُرتَّب ہوں گے۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کے نام رکھنے سے مُتعلِّق شَرعی اَحکام جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 179 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب، **''نام رکھنے کے اَحکام''** کا مُطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں مُفید معلومات کے ساتھ ساتھ آخر میں اچھے ناموں کی فہرست بھی درج ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا سے بے رَغْبتی و سَخاوت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی اولاد کے اچھے نام رکھنے کے ساتھ ساتھ ان

www.dawateislami.net

کی اچھی تربیت بھی کرنی چاہیے، دُنیا کی محبّت میں مَسْت رہنے، دَھن کمانے کی دُھن میں مگن رہنے کے بجائے، انہیں خوفِ خدا و عشقِ مُصطفےٰ کے ساتھ ساتھ نیکیوں کی طرف رَغْبت اور فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بھی دینا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرّب و محبوب بندے خاص طور پر حضَراتِ انبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام و صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن دُنیا اور اس کی محبّت سے بے پرواہوتے ہیں۔ حضرتِ سیدنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اِنہی مُبارک ہستیوں میں سے ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کبھی دُنیا سے دل نہ لگایا اور جو کمایا اسے جَمْع کرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کے لیے راہِ خُدا میں لُٹادیا۔

مَنْقُول ہے کہ ایک بار حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رات کے وَقْت حَضْرَ مُوْت سے سات(7) لاکھ دِرْہَم مَوصُول ہوئے تو پریشان اور بے چین ہو گئے۔ زَوجۂ مُحترمہ نے عرض کی: "آج آپ کو کیا ہوا ہے؟" فرمایا کہ مجھے یہ فِکر دامن گِیر ہے (یعنی میں اس وَجہ سے بے چین ہوں) کہ جس بندے کی راتیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عِبادَت کرتے ہوئے گُزرتی ہوں، گھر میں اس قدر مال کی مَوجُودگی میں آج اس کی بارگاہ میں کیسے حاضر ہو گا؟ تو مَدَنی سوچ رکھنے والی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زَوجہ نے بڑے اَدَب سے عَرْض کی: اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے نادار دوستوں کو کیوں بُھول رہے ہیں؟ صُبْح ہوتے ہی انہیں بُلا کر یہ سارا مال ان میں تقْسیم کرنے کی نِیّت فرمالیجئے اور اس وَقْت بڑے اِطْمینان کے ساتھ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیے۔ نیک بخت زَوجہ کی یہ بات سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دل خُوشی سے سرشار ہو گیا اور آپ نے فرمایا: آپ واقعی نیک باپ کی نیک بیٹی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نیک باپ کی نیک بیٹی کوئی اور نہیں بلکہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا تھیں۔

www.dawateislami.net

چُنانچہ، صُبح ہوتے ہی حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مُہاجرین و انْصار میں سارا مال تقسیم کرنا شُروع کر دیا اور اس میں سے کچھ حِصّہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خِدْمت میں بھی بھیجا۔ اچانک آپ کی زَوْجہ مُحترمہ حاضِر ہوئیں اور عرض کی: ''اے ابُو محمد! کیا اس مال میں گھر والوں کا بھی کچھ حصّہ ہے؟'' تو اِرْشاد فرمایا: ''آپ کہاں رہ گئی تھیں، چلیں جو باقی بچ گیا ہے وہ سب آپ لے لیں۔'' فرماتی ہیں کہ جب بقیہ مال کا حساب کیا تو وہ صِرف ایک ہزار دِرْہم ہی رہ گیا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء، الرقم ۷ طلحہ بن عبید اللّٰہ، ج ۳، ص ۱۹ ۔ مفھوماً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تجارت کا نَفع:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا طَلْحَہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح جو بھی راہِ خُدا میں اِخلاص و اچھی نیّت کے ساتھ مال خَرچ کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دُنیا و آخرت میں اس کی برکتوں اور اجر و ثواب سے نواز تا ہے۔ چنانچہ پارہ 2 سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 245 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰہُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ○ (پ ۲، البقرۃ: ۲۴۵)	تَرجَمۂ کنز الایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا

صَدرُ الاَفاضِل حضرتِ علامہ مَوْلانا مُفتی سید محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی ''خزائن العرفان'' میں اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے) راہِ خُدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ کمالِ لُطف و کرم ہے۔ (کیونکہ) بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا، حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عَطا سے مَجازی مِلک رکھتا ہے، مگر قرض سے تَعْبیر فرمانے میں

www.dawateislami.net

یہ (بات)دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اِطْمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا، وہ اس کی واپسی کا مُستَحِق ہے، ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ وہ اس اِنْفاق کی جَزا بالیقین (لازماً) پائے گا اور بہت زِیادہ پائے گا۔(خزائن العرفان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۵)

سَیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومیہ نَفع:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خُدا میں دی جانے والی چیز ہر گز ضائع نہیں ہوتی، آخِرت میں اَجْر و ثواب کی حَقْداری تو ہے ہی، بعض اَوقات دُنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ الْبَدَل (اچھا بدلہ) عطا کیا جاتا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ راہِ خدا میں دینے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ مزید بڑھتا ہے جیسا کہ

حَضْرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”دو عالم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ”صَدَقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔“ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث۲۵۸۸، ص۱۳۹۷)

حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جو مال خرچ کیا، اس کا حقیقی نَفْع تو یقیناً انہیں آخرت میں ملے گا، مگر دُنیا میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کی بَرَکتوں سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ مَروی ہے کہ حَضْرتِ سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار دِرْہم سے زائد تھی۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۶، ج ۱، ص ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صدقہ کرنے کا کیسا اِنْعام ملا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار درہم سے زائد تھی۔ اور صدقات و خیرات دینے کا معاملہ یہ تھا کہ حَضْرتِ سیِّدُنا قَبِیصہ بن جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں

www.dawateislami.net

کہ میں حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صُحبتِ بابَرکت میں رہا، تو میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو بِن مانگے لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔ (المعجم الکبیر، الحدیث:۱۹۴، ج۱، ص۱۱۱) اور یہ بھی مَنْقُول ہے کہ بسااوقات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں میں اتنا مال تَقْسِیم فرماتے کہ اپنے لیے کچھ بھی نہ چھوڑتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ حَضْرتِ سُعْدٰی بنتِ عَوْف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ”حَضْرتِ سیِّدُنا طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک دن ایک لاکھ دِرہم راہِ خدا میں صدقہ کئے اور اس دن، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نماز کے لئے مسجد نہ جاسکے، کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا لباس ایسا نہ تھا، جسے پہن کر مسجد میں چلے جاتے۔“ (موسوعۃ لابن الدنیا، کتاب اِصلاح المال، باب فضل المال، الحدیث:۹۷، ج۷، ص۴۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جذبۂ ایثار بھی خُوب تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی تمام تر آسائشوں کو دوسرے مُسلمانوں کی خاطر قربان کر دیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بخوبی معلوم تھا کہ اسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے، اسی لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خیر خواہی کرتے ہوئے اپنی ذات پر دوسرے مسلمانوں کو ترجیح دی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضْرتِ علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی مایہ ناز تالیف ”فیضانِ سُنَّت“ میں اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے کے مُتَعلِّق ایک بڑی ہی خُوبصورت حکایت نقل فرماتے ہیں۔ چنانچہ،

حَضْرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”میں نے شیخ احمد حمّادی سَرخَسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ان کی تَوبہ کا سبب پوچھا، تو کہنے لگے: ”ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لے کر ”سَرخَس“ سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک بُھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زَخْمی کر کے گرا دیا اور پھر بُلند ٹِیلے پر چڑھ کر ڈکارنے لگا، اُس کی آواز سُنتے ہی بہُت سارے دَرندے اِکٹّھے ہو گئے۔ شیر نیچے اُترا اور اُس نے اُسی زَخمی اُونٹ کو چِیر اپھاڑا مگر خود کچھ نہ کھایا، بلکہ دوبارہ ٹِیلے پر جا بیٹھا،

www.dawateislami.net

جَمْع شُدہ دَرِندے اُونٹ پر ٹُوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشْت کھانے کیلئے شَیر قریب آیا کہ ایک لنگڑی لُومڑی دُور سے آتی دِکھائی دی، شیر واپَس اپنی جگہ چلا گیا۔ لُومڑی حسبِ ضَرورت کھا کر جب جا چکی، تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔

میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میرا رُخ کیا اور بزَبانِ فَصِیْح بولا: ''احمد! ایک لُقْمے کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے، مَردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔

میں نے اِس انوکھے واقِعہ سے مُتأثِّر ہو کر اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور دُنیا سے کَنارہ کَش ہو کر اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لَو لگا لی۔'' (کَشْفُ الْمَحْجُوب، مترجم، ص ۳۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُھوکے شیر نے اپنا شِکار دوسرے جانوروں پر اِیثار کر کے بُھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کی اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ '' ایک لُقْمہ کا اِیثار تو کُتّوں کا کام ہے، مرد کو چاہئے کہ اپنی جان قربان کر دے۔''

سلطانِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بخشِش نشان ہے: ''جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اُوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔''

(اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۹ص۷۷۹)

ہمیں بُھوکا رہنے کا اَوروں کی خاطِر	عَطا کر دے جَذبہ عطا یا اِلٰہی

اِیثار کا ثواب مفت لُوٹنے کے نُسخے:

اے کاش! ہمیں بھی اِیثار کا جَذبہ نصیب ہو، اگر خَرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بِغیر خَرچ کے بھی ایثار کے کئی مَواقع مل سکتے ہیں۔ مَثَلاً کہیں دعوت پر پہنچے، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عُمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ ہمارا دوسرا بھائی اُس کو کھالے۔ گرمی ہے کمرے کے اندر یا سُنّتوں کی

www.dawateislami.net

تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں مسجِد کے اَندر کئی اسلامی بھائی سونا چاہتے ہیں، خُود پنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو موقع دیکر اِیثار کا ثواب کما سکتے ہیں۔اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اَندر بھیڑ بِھیڑ کی صُورت میں دوسرے اسلامی بھائی کو بَاِصرار اپنی نِشَسْت پر بٹھا کر اور خُود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع مُیَسَّر ہونے کے باوُجود دوسرے اسلامی بھائی کیلئے قربانی دیکر اُسے کار میں بٹھا کر اور خُود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کر کے، سُنَّتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسرے اسلامی بھائی پر جگہ کُشادہ کر کے یا اُسے وہ جگہ پیش کر کے، کھانا کم ہو اور کھانے والے زِیادہ ہوں تو خُود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شُمار مَواقِع پر اپنے نَفْس کو تھوڑی سی تکلیف دیکر مُفت میں اِیثار کا ثواب کمایا جا سکتا ہے۔(مدینے کی مچھلی، ص۲۷)

سخاوت کی خَصْلت عنایت ہو یارَبّ
دے جذبہ بھی اِیثار کا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روایتِ حدیث میں اِحتیاط:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرت طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبہ ٔ اِیثار کے بارے میں سُنا اور ضِمناً اِیثار کا ثواب کمانے کے چند طریقے بھی سیکھے۔یاد رہے! صحابہ ٔ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان میں پائی جانے والی یہ پاکیزہ عادات و صِفات، نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تربیّت کا ہی نتیجہ ہے۔ صحابہ ٔ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان اَکْثر اَوقات جلوۂ محبوب کی تابانیوں سے محظوظ (یعنی مسرور و خوش) ہوا کرتے، آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہتے ہوئے ہر مُعاملے میں رَہنمائی طَلَب کرتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زَبانِ حق ترجمان سے بیان ہونے والے فرامین سُن کر نہ صِرف خُود عمل

www.dawateislami.net

کرتے بلکہ کمی بیشی کیے بغیر اِنْتہائی اِحْتیاط کے ساتھ لوگوں تک پہنچاتے۔

اگر کسی بات میں ذَرّہ برابر بھی شک ہوتا کہ یہ اَلفاظ سرورِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہیں ہیں تو کبھی بیان نہ کرتے۔یہی وجہ ہے کہ بعض وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو اِبْتدائے اِسلام میں ہی اِیمان لائے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت بھی پائی، مگر ان سے بہت کم اَحادیثِ مُبارکہ مروی ہیں۔ حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار بھی ان جلِیلُ القَدْر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے، جنہوں نے بہت کم اَحادیثِ مُبارکہ روایت کی ہیں۔ چنانچہ، حَضْرتِ علامہ بدرُ الدّین عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں کہ حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کُل اَڑتیس(38)احادیثِ مُبارکہ مروی ہیں،ان میں سے تین(3) اَحادیث بُخاری شریف میں اور چار(4) مُسلم شریف میں ہیں۔

(شرح ابی داؤد للعینی، کتاب الصلاۃ، باب ما یستر المصلی، الحدیث: ۶۶۲، ج۳، ص ۲۴۲)

اسی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی اَحادیث بیان کرنے میں اِحْتیاط سے کام لیتے۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ حوتکِیّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ جب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حدیث کے مُعاملے میں بات کی گئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا:اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں حدیث میں مجھ سے کمی بیشی نہ ہو جائے، تو میں تمہیں ضَرور اَحادیثِ مُبارکہ بیان کرتا۔" (طبقاتِ کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص:۲۲۱)

ایک شخص نے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے خرگوش کے مُتعَلِّق پُوچھا۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: مجھے حدیث میں کمی بیشی ناپسند ہے، اس لیے میں تمہیں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں، جو اِس مُعاملے میں تمہاری رَہنُمائی کرے گا۔" پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس شخص کو حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس بھیجا۔ جب اُس شخص نے اُن سے اِس مُعامَلے میں بات کی تو اُنہوں نے فرمایا: ہم نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ فُلاں فُلاں جگہ پر تھے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک خَرگوش بَطورِ تُحفہ بھیجا گیا تو ہم نے بھی اس کا گوشت تَناوُل کیا۔" (مصنف ابنِ ابی شیبہ، کتاب الاطعمہ، فی اکل الارنب، ج۵، ص:۵۳۵، حدیث:۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے قَطعی جنّتی صحابی ہونے کے باوُجُود سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث بیان کرنے کے مُعامَلے میں حد دَرَجہ اِحتیاط فرمایا کرتے تھے، حالانکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سَفَر وحَضر دونوں میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طویل رَفاقت کی سَعادت حاصل کی تھی۔ آپ چاہتے تو وہ حدیثِ مُبارَکہ خُود بھی بیان فرماسکتے تھے، لیکن اپنے اَصْحاب کی تربیت کی خاطِر انہیں دوسرے صاحبِ عِلْم صحابی کے پاس بھیج دیا۔ بیان کردہ روایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ خرگوش کا گوشت کھانا، صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان سے ثابِت ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر ہمیں کسی بات کا صحیح طرح سے عِلْم نہ ہو یا عِلْم تو ہو مگر اس میں شک ہو یا ہم اس کیفیَّت میں نہ ہوں کہ اس سُوال کا صحیح جواب دے سکیں، تو سائل یعنی سُوال کرنے والے کو کسی صَحِیْحُ الْعَقِیْدَہ سُنّی عالِم یا مُفْتی صاحب کی طرف بھیج دیں تاکہ اُن کی صحیح رَہنمائی ہو، خُصُوصاً قرآن وسُنَّت اور شَرعی اَحکام کے مُعامَلے میں اِحتیاط بہت ضروری ہے، خُود کوئی جواب دینے کے بَجائے عالم و مُفْتی سے رُجُوع کرنے کا مَشْورہ دیں، اِسی میں دُنیا وآخرت کی بھلائی ہے، اپنے قیاس اور اَٹکل سے کسی کو بغیر تَصْدیق کے کوئی شَرعی مسئلہ بتانے سے سخت اِجْتناب کریں۔ خُدانخواستہ کسی کو غَلَط مسئلہ بتادیا اور اس نے اس پر عمل کرلیا نیز اس نے آگے بھی پھیلا دیا تو ہوسکتا ہے کہ ان تمام کا وبال بھی ہمارے گلے میں آجائے۔

www.dawateislami.net

دارُالاِفتاء اہلسنَّت کا تعارُف:

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والا اہم شُعْبہ دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت روز بروز ترقّی کی مَنازل طے کرتا جارہا ہے۔اس وَقْت دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت، اس سے مُنْسلِک مُفتیانِ کرام اور دیگر عُلمائے کرام تحریری فتاویٰ، نیشنل واِنٹرنیشنل فون نمبرز، واٹس اَپ(Whatsapp)،ویب سائٹ، ای میل، مکتوبات کے جوابات، تربیتی اجتماعات، مدنی چینل، مدنی مشوروں، کُتُب کی تحریر و تفتیش اور سائلین سے بِالمُشافہ مُلاقات کے ذَرِیْعے مُسلمانوں کی شَرعی رَہنمائی میں مشغول ہیں ۔ آیئے!اس کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان دارُالاِفتاء کی گیارہ(11) شاخوں سے ماہانہ کم و بیش650 تحریری فتاویٰ جاری ہوتے ہیں اور اب تک ایک لاکھ سے زائد تحریری فتاویٰ جاری ہوچکے ہیں۔ہر ماہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر مَوجود دارُالاِفتاء اہلسُنَّت کی سروس کے ذَرِیْعے مَوصُول ہونے والے 4000 (چار ہزار)سے زائد سُوالات کے جوابات (بذریعہ آواز)اور دارُالاِفتاء کے ای میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) کے ذَرِیْعے ماہانہ کم وبیش آٹھ سو (800) سوالات کے جوابات نیز چار نیشنل موبائل نمبرز اور تین(3) انٹرنیشنل نمبرز کے ذَرِیْعے پاکستان،یوکے،یورپ، امریکہ اور دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو ماہانہ کم و بیش دس ہزار (10000)کے قریب سُوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۰ جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ بمطابق 2 مارچ 2015ء سے(whatsapp) نمبر بھی آن کر دیا گیا ہے ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پہلے ہی دن 1500 سے زائد پیغامات موصول ہوئے ہیں۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُمید ہے کہ اس سَہولت کے ذَرِیْعے بھی ماہانہ ہزاروں سائلین کو شَرعی رَہنمائی فَراہم کی جائے گی نیز ہر ماہ دارُالاِفتاء میں آنے والے سائلین کو کم و بیش ساڑھے چار ہزار

www.dawateislami.net

(4500)سے زائد زبانی جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دارُ الاِفتاء اہلسنّت کے مفتیانِ کرام اور دیگر عُلمائے کرام کی جانب سے کافی عرصہ سے مدنی چینل پر ہفتے میں 8 سلسلے دارُ الاِفتاء اہلسُنّت (تین سلسلے)، اَحکامِ تجارت، فیضانِ عِلْم، فیضانِ اِسلام، اَسباقِ تَصوُّف وغیرہ براہِ راست پیش کئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ ریکارڈڈ سلسلے بھی مدنی چینل کی زِیْنت بنتے ہیں۔ دارُ الاِفتاء کا فیس بُک پیج (Facebook Page) بھی مَوجُود ہے، جس پر مدنی چینل پر ہونے والے دارُالاِفتاء کے سلسلوں کے کِلپ، مُختلف مَواقع کی مُناسَبت سے فتاوٰی اور بہارِ شریعت سے مُختلف مَوضُوعات پر مُنْتخب شُدہ مَسائل کو اَپ لوڈ(Upload) کیا جاتا ہے۔ فیس بُک پیج(Facebook Page)کالِنک نوٹ فرمالیں۔

(www.facebook.com/DaruliftaAhlesunnat)

(ڈبلیوڈبلیوڈبلیوڈاٹ فیس بُک ڈاٹ کام سلیش دارالافتاءاہلسنت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تنظیمی مَسائل میں شَرعی رَہنمائی کیلئے بابُ المدینہ کراچی اور مرکزُالاَولیاء لاہور میں اِفْتاء مکتب قائم کئے گئے ہیں، جن میں دعوتِ اسلامی کی مُختلف مَجالس میں کئے جانے والے مدنی کاموں کاشَرعی اُصولوں کے مُطابِق جائزہ لیا جاتا ہے۔نیز دعوتِ اسلامی کے تحت سینکڑوں مَساجد ، نئی تعمیر ہونے والی مَساجد، جامعات المدینہ، مدارسُ المدینہ، دارُالمدینہ اور اِجارہ کے شرعی مُعاملات بھی دیکھے جاتے ہیں۔ مُسلمانوں کو پیش آمدہ جدید مَسائل کے حل کیلئے مَجلس تحقیقاتِ شَرعیہ بھی قائم ہے جوکہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ عُلماء ومفتیانِ کرام پر مُشتمل ہے۔ آپ سے بھی مدنی اِلتجاہے کہ شَرعی مَسائل میں رَہنمائی حاصل کرنے کیلئے دارُالاِفتاء اَہلسُنّت سے ضَرور رابطہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شُجاعت کے سَتّر (70) سے زائد تمغے:

www.dawateislami.net

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار ان جانثار صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنا تَن مَن دَھن سب کچھ راہِ خدا میں قُربان کرنے کا عہد کر رکھا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِسلام کی سَربُلندی کیلئے کئی مَواقع پر شُجاعت و بہادُری کے جَوہر دِکھائے اوراپنی جان کی پروا کئے بغیر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِفاظت کی خاطِر کُفّار سے مُقابلہ کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ہمّت وشُجاعت کا ذِکْر کرتے ہوئے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: غزوۂ اُحد میں جب ہم حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف مُتوجّہ ہوئے توہم نے دیکھا کہ محبوبِ ربِّ داوَر، شفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِفاظت کرتے ہوئے ان کے جسمِ اَطہر پر ستّر (70) سے زائد چھوٹے بڑے زَخْم ہیں اور ان کی اُنگلیاں بھی کَٹ چکی ہیں۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، معرفۃ طلحۃ بن عبید اللہ، الحدیث: ۳۶۹، ج۱، ص۱۱۲) آپ کی شُجاعت وبہادُری دیکھ کر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: طلحہ کیلئے (جنَّت) واجب ہوگئی۔ (ترمذی، ج۵، ص۴۱۲)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کئی غَزوات میں اپنی شُجاعت وبہادُری دِکھائی اور بالآخر جنگِ جمل کے دَوران گیارہ (11) جُمادی الاُخریٰ ۳۶ھ (بروز جمعرات) مَروان بن حکم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ٹانگ میں ایک تِیر مارا، جس سے خُون کی رَگ بُری طرح کَٹ گئی، جب اس کا مُنہ بند کرتے توٹانگ پُھول جاتی اور اگر چھوڑتے تو کَثْرت سے خُون بہنے لگتا۔ پس آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: اس کو ایسے ہی چھوڑ دو، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تِیروں میں سے ایک تِیر ہے، یعنی میری شَہادت اسی کے ساتھ مُقدّر کی گئی ہے۔ بس اسی کے سبب 60 یا 64 سال کی عُمر میں آپ اس وطنِ اِقامت کو چھوڑ کر وطنِ اَصْلی میں جا بسے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، طلحۃ بن عبید اللہ التیمی، ج۲، ص۳۲۰ ملتقطاً)

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دلچسپ کتاب ”کراماتِ صحابہ“ میں حضرت سَیِّدُنا طلحہ بِن عبیدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے وِصال کے بعد صادِر ہونے والی ایک کرامت تحریر ہے۔ کرامت عرض کرتا ہوں، پہلے کتاب **کراماتِ صحابہ** کا کچھ تعارف آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں:

مکتبۃُ المدینہ کی یہ خُوبصورت اوردِینی مَعْلُومات سے بھرپُور کتاب خلیفۂ مُفتیِ اعظم ہِند، شیخُ الحدیث حضرتِ علامہ عبدُالمُصطفٰی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی تصنیف ہے ،جو 346 صفحات پر مُشْتَمِل ہے۔ اس کتاب میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کرامات ذِکْر کرنے کے ساتھ ساتھ کرامت کی تعریف، اس کی اَقْسام اور مثالیں بیان فرمائی ہیں نیز فَضائلِ عَشَرۂ مُبَشَّرہ اور دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مُخْتَصر حالات بھی اس کتاب میں جابجا خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی علمی و تحقیقی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ نے دَورِ جدید کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کتاب میں مَوجود آیاتِ قرآنیہ، اَحادیثِ مُبارکہ، روایات و فقہی مَسائل وغیرہا کی اَصْل مآخذ سے حتَّی الْمَقْدُوْر تخریج و تفتیش کا کام کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اسی کتاب کے صَفْحَہ 118 پر ہے کہ شہادت کے بعد حَضْرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عبیدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بصرہ کے قریب دَفْن کر دیا گیا، مگر جس مَقام پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قَبْر شریف بنی وہ نَشیب (گہرائی) میں تھا، اس لئے قَبْر مُبارَک کبھی کبھی پانی میں ڈُوب جاتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک شخص کو بار بار مُتواتر خواب میں آکر اپنی قَبْر بدلنے کا حکم دیا۔ چُنانچہ اس شخص نے حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے

www.dawateislami.net

اپنا خواب بیان کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دس ہزار دِرْہم میں ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مکان خرید کر اس میں قبر کھودی اور حَضْرتِ طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُقَدَّس لاش کو پُرانی قَبْر میں سے نکال کر اس قَبْر میں دَفْن کر دیا۔ کافی مُدّت گُزر جانے کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مُقَدَّس جسم سلامت اور بالکل ہی تَرو تازہ تھا۔

(اسد الغابۃ، طلحۃ بن عبید اللہ التیمی، ج۳، ص۸۷)

دِہَن میلا نہیں ہوتا بدن میلا نہیں ہوتا خدا کے پاک بندوں کا کفن میلا نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے کہ کچی قبر جو پانی میں ڈوبی رہتی تھی، اس میں ایک مُدّت گُزر جانے کے باوُجود ایک صحابی کا جسم مُبارَک سَلامت اور تَرو تازہ رہا تو حَضَراتِ انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام خُصُوصاً حُضُور سیِّدُ الاَنْبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقَدَّس جسم کی سَلامتی اور شان کا عالَم کیا ہو گا جبکہ حُضُور، سراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ گرامی بھی مَوجُود ہے: **اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ** (مشکوۃ، ص۱۲۱) (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے) اسی طرح اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شُہدائے کرام اپنے لَوازِماتِ زِنْدگی کے ساتھ اپنی اپنی قبروں میں زِنْدہ ہیں، کیونکہ اگر وہ زِنْدہ نہ ہوتے تو قَبْر میں پانی بھر جانے سے ان کو کیا تکلیف ہوتی؟ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ شُہدائے کرام خواب میں آکر زِنْدوں کو اپنے اَحوال و کیفیّات سے مُطَّلع کرتے رہتے ہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو یہ قُدرت عطا فرمائی ہے کہ وہ خواب یا بیداری میں اپنی قبروں سے نکل کر زِنْدوں سے مُلاقات اور گفتگو کر سکتے ہیں۔ اب غور فرمایئے کہ جب شہیدوں کا یہ حال ہے اور ان کی جسمانی حیات کی یہ شان ہے تو پھر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام خاص کر حُضُور سیِّدُ الانبیا

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جِسمانی حیات اور ان کے تَصرُّفات اور ان کے اِخْتیار و اِقْتدار کا کیا عالَم ہو گا۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے کیا خُوب اِرْشاد فرمایا ہے:

اَنبیا کو بھی اَجَل آنی ہے	مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اس آن کے بعد ان کی حیات	مثلِ سابق وہی جسمانی ہے
رُوح تو سب کی ہے زِندہ ان کا	جسمِ پُرنُور بھی رُوحانی ہے
یہ ہیں حیِّ اَبدی ان کو رضاؔ	صِدقِ وَعدہ کی قضا مانی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۳۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حَضْرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارَکہ کے بارے میں سُنا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پاکیزہ عادات و صِفات مثلاً دُنیا سے بے رَغبت ہونا، خُوب خُوب صَدَقہ و خیرات کرنا، اپنی ذات پر دوسرے مُسلمان بھائی کو ترجیح دینا، احادیثِ مُبارَکہ میں کمی بیشی کے خوف سے بہُت کم روایات بیان کرنا، شُجاعت و بہادُری دِکھانا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِفاظت کیلئے اپنی جان کی بھی پروانہ کرنا وغیرہ کے بارے میں سُنا۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! ہمارے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کس قدر پاکیزہ صفات کے مالک

www.dawateislami.net

ہوا کرتے تھے اور یہ سب نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صُحبت و تربیت کی بَرَکت سے ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے ہمیں اِن مُبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گُزارنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اِخلاص واِستقامت سے خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذَیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام چوک دَرْس بھی ہے، یادرہے کہ چوک دَرْس میں علمِ دین ہی کی باتیں بیان کی جاتی ہیں اوراسی طرح چوک دَرْس اَمْرٌبِالْمَعْرُوْفِ و نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ (یعنی بھلائی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا بھی ایک بہترین ذریعہ ہے اور علمِ دین پھیلانے، نیکی کی دعوت دینے کے تو بے شُمار فضائل ہیں، چنانچہ

خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، "کیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو تم صَدَقہ کر سکو؟" پھر فرمایا، "بیشک سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا صَدَقہ ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صَدَقہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صَدَقہ ہے اور اَمْرٌبِالْمَعْرُوْفِ یعنی نیکی کی دعوت دینا صَدَقہ ہے اور نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی بُرائی سے روکنا صَدَقہ ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع..الخ، رقم ۱۰۰۶، ص ۵۰۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرْس میں بھی نیکی ہی کی دعوت دی جاتی ہے اور بُرائیوں سے روکا جاتا ہے، تواگر ہم بھی چوک دَرْس میں شِرکت (یعنی درس دینے یا سُننے والے) والے بن گئے تو نیکی کی دعوت پر مَبنی اَحادیث کی فضِیلت اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حاصِل ہو گی، آیئے ہم بھی نیّت

www.dawateislami.net

کرتے ہیں کہ جب بھی موقع ملا چوک درس میں ضرور شرکت کی سعادت حاصل کریں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا، میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا کہ میری نظر گلی میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی پر پڑی جو اکیلے ہی چوک درس دے رہے تھے، ایک بھی اسلامی بھائی دَرْس سُننے کیلئے نہیں بیٹھا تھا۔ میں یوں تو دِین سے عملی طور پر اس قدر دُور تھا کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتا تھا، مگر نہ جانے کیوں ان کو تنہا دَرْس دیتا دیکھ کر مجھے ترس آگیا، سوچا کہ چلو بے چارے کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھا تو میں ہی جا کر بیٹھ جاتا ہوں، چُنانچہ میں چوک درس میں شریک ہو گیا۔ میرا چوک درس میں شریک ہونا میری اِصلاح کا سبب بن گیا اور میں مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے یہاں مَدَنی اِنعامات کا عَلاقائی ذِمّے دار ہوں۔ ایک دن تو وہ تھا کہ میں سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ دن ہے کہ خود میرے سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

www.dawateislami.net

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

''یانبیَّ اللّٰہ'' کے نو حُرُوف کی نِسبَت سے ناخُن کاٹنے کے 9 مَدَنی پھول

(1) جُمعہ کے دِن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے

(دُرِّ مُختار ج ۹ ص ۶۶۸)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولٰینا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقُول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمعے تک بَلاؤں سے مَحفُوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے (دُرِّ مُختار، رَدُّ الْمُحتار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶،۲۲۵)

(2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقُول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھُنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّ مُختار ج ۹ ص ۶۷۰، اِحیاءُ الْعُلوم ج ۱ ص ۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقُول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیاں سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) (4) جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صُورت) میں ناخُن کاٹنا مکرُوہ ہے۔ (عالَمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) (5) دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) (6) ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر اُن کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً) (7) ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الْخَلاء یا غسل

www.dawateislami.net

خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔(اَیضاً)(8) بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتّہ اگر اُنتالیس(39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔(تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ مُخرَّجہ جلد 22 صَفْحہ 574، 685 ملاحظہ فرمالیجئے) (9) لمبے ناخن شیطان کی نِشَسْت گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔(اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۲ص۶۵۳)

طَرح طَرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفَحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو — لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو — پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

www.dawateislami.net

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ٦٥)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(6) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص۱۲۵)

www.dawateislami.net